REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

الفضل

روزنامہ ربوہ

بعہد ریشتیبہ ۱۸ محرم ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) — ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۲ وفا ۱۳۴۰ ہش ‖ ۲ جولائی ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۱۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ جون بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔

اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

پاکستان کے نئے مالی سال کے بجٹ میں صنعتی ترقی کے لئے متعدد مراعات کا اعلان

بر آمد ہونیوالی مصنوعات سائیکل لالٹین اور کئی دوسری اشیاء پر بکری ٹیکس ختم

راولپنڈی یکم جولائی۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل شام آئندہ سال کے لئے بجٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ بجٹ کے مطابق ۶۲-۱۹۶۱ء میں کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا۔ ملک کی صنعتی ترقی کے لئے متعدد مراعات کا اعلان کیا گیا ہے۔ پاکستان میں تیار ہونیوالی بعض اشیاء کے بکری (سیلز) ٹیکس میں بھی رعائتوں کا اعلان کیا گیا ہے۔

وزیر خزانہ نے اعلان کیا کہ صنعتی ترقی کے لئے مراعات دینے کی غرض سے ملک کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان علاقوں میں قائم ہونے والی صنعتوں کو بالترتیب چار چھ اور آٹھ سال کے لئے ٹیکس ادا نہیں کرنا پڑیگا مشرقی پاکستان کے سارے علاقہ ماسوائے ڈھاکہ۔ نارائن گنج۔ چٹاگانگ اور کھلنا کے شہری علاقوں (دس میل تک کی میونسپل حدود) میں جو صنعتیں قائم کی جائیں گی۔ انہیں آٹھ سال تک ٹیکس کی چھوٹ دی جائے گی

آجکل ایسی کمپنیاں جن کے حصص کا سرمایہ دو لاکھ روپے ہے انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں اب یہ حد ۵۰ ہزار کر دی گئی ہے۔ تاکہ ایسی کمپنیاں جن کا سرمایہ حصص پچاس ہزار روپے سے کم نہیں وہ بھی اس رعائت سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ جو صنعتیں اپنی توسیع و ترقی کے ضمن میں ٹیکس سے استثناء کی رعائت حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ انہیں اب نئے یونٹ یا کارخانے لگانے کے لئے ذیلی کمپنیوں کے علیحدہ حسابات رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ایسی صورتوں میں اصل (بڑی) کمپنی انکار پوریٹ ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگی۔ ساٹھ فی صد خاص محفوظ سرمایہ اب بونس شیئرز کے اجراء کے لئے استعمال کیا جاسکے گا ایسی صورتوں میں بونس شیئرز زیر قابل ادا ٹیکس ساڑھے بارہ فی صد کی شرح سے نہیں لیا جائے گا۔ اگر کوئی کمپنی مخصوص محفوظ سرمایہ اپنی توسیع و ترقی کے لئے استعمال نہیں کر سکتی۔ تو اسے حکومت کی پیشگی منظوری کے بغیر یہ رقم صنعتی سرمایہ کاری کے شیڈول میں مندرج کسی صنعت میں لگانے کی اجازت ہوگی۔

سیلز ٹیکس

ہینڈ لیمپ۔ لالٹین (ہری کین لیمپ) زنجیریں شیشے کا سامان اور کراکری ایسی اشیاء پر سیلز ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔ دساور کو بھیجی جانیوالی ملکی مصنوعات بھی اب بکری ٹیکس سے مستثنیٰ ہونگی۔ پاکستان میں بنے ہوئے سائیکل اور سلائی کی مشینیں بھی بکری ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دی گئی ہیں۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ چھوٹ کی تمام مراعات دینے سے حکومت کو انکم ٹیکس سے ۴۵ لاکھ اور کسٹمز ڈیوٹی سے آمدن میں ایک کروڑ ۲۳ لاکھ روپے کا خسارہ ہوگا۔

انفرادی ٹیکس

وزیر خزانہ نے بتایا کہ انکم ٹیکس کی مد میں انفرادی ٹیکس کی زیادہ سے زیادہ شرح ۸۰ فیصد سے کم کر کے ۷۵ فیصد کر دی گئی ہے۔ اب ۲۶ ہزار روپے سے زائد انفرادی آمدن پر ۷۵ فیصد کی شرح سے ٹیکس لگایا جائے گا۔ مشترکہ فرموں کے حصہ دار اب شراکت پر ٹیکس کا مناسب حصہ اپنے انفرادی ٹیکس سے منہا کر سکیں گے۔ ایسی صورت میں اس امر کا بھی خیال رکھا جائیگا کہ ٹیکس کی رقم آمدن کے ۷۵ فیصد سے بڑھنے نہ پائے۔

انفرادی آمدنی پر ٹیکس کے ضمن میں زندگی کی بیمہ پالیسیوں پر لگائی جانے والی رقم پر ٹیکس کی رعائت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اب ایسی رقوم پر آمدن کا ۱۰ فیصدی مستحق الاؤنس دیا جائیگا۔ یعنی آمدن کا دس فیصد بطور پریمیم ادا کیا جاسکے گا۔

آئندہ انفرادی آمدنی پر مصنفین اپنے فنی شاہپارے کی آمدنی (ماسوائے مصنفوں کے) آرٹسٹوں اور صحافیوں کے مطابق ایک ہزار روپے تک کی رقم کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

جاپان میں شدید بارشوں و سیلابوں کے باعث ۲۳۷ افراد ہلاک

ایک چٹان پھسلنے سے ۳۶ مکان دب گئے

ٹوکیو یکم جولائی۔ وسطی جاپان میں کل ایک چٹان پھسلنے سے ۸۰ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ حادثہ گزشتہ سات روز کی مسلسل بارشوں کے بعد پیش آیا ہے جس میں ڈیڑھ سو سے زیادہ افراد پہلے ہی ہلاک ہو چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شدید بارشوں کے بعد سیلابوں اور دوسرے حادثات سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۳۷ ہو گئی ہے کہا جاتا ہے کہ ایک میل اونچی پہاڑی کا کچھ حصہ گرنے سے ۳۶ مکان دب گئے۔ ان مکانوں میں ہو کے قریب لوگ آباد تھے۔ جو یہ سے مستور پہاڑی کے نیچے کچلے جانے سے ہلاک ہو گئے۔ ۲۰ دیگر افراد سیلاب میں بہہ گئے۔ ۲۴ اس حادثہ کی اطلاع آگ دل کے دو افراد نے دی جو ۱۲ گھنٹے کی جدوجہد کے بعد شدید سیلابوں اور ملبہ سے اٹی ہوئی سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹوکیو پہنچے۔

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مشرقی افریقہ جانیکے

مکرم مولوی نور الحق صاحب انور ۲ جولائی کو عازم کراچی ہو رہے ہیں

ربوہ یکم جولائی۔ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مشرقی افریقہ جانے کے لئے مورخہ ۲ جولائی بروز اتوار صبح ۱۰ بجے چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر ریلوے اسٹیشن پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مولوی عبد القدیر صاحب اور چوہدری رشید الدین صاحب سیرالیون اور نائیجیریا پہنچ گئے

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب مبلغ انچارج سیرالیون مشن اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی عبد القدیر صاحب بخیر و عافیت کراچی سے سیرالیون پہنچ گئے ہیں۔ اسی طرح مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا مشن کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم چوہدری رشید الدین صاحب بخیر و عافیت لیگوس پہنچ چکے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان ہر دو مبلغین اسلام کو خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ جولائی ۶۱ء

حضور ایدہ اللہ کے ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ر فروری ۱۹۴۷ء کو قادیان میں بعد نماز مغرب جو ارشادات فرمائے وہ الفضل مورخہ ۲۹/۳۰ جون ۱۹۶۱ء میں شائع ہو چکے ہیں۔

یہ ارشادات ایسے ہیں کہ اگر احباب ان کو جلی قلم سے لکھوا کر اپنے کمرہ میں آویزاں کر لیں تو یقیناً اس سے خدا کے راستہ میں ان کی زندگی کی رفتار کو مکمل رہنمائی مل سکتی ہے خاص کر ان ارشادات کی دوسری قسط جو الفضل ۳۰ جون ۱۹۶۱ء میں شائع ہوئی نہایت ایمان افروز اور خود اعتمادی کے جذبہ کو ابھارنے والی ہے یہاں ان ارشادات کے ایک دو اقتباسات بطور یاددہانی از سر نو درج کئے جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تاج محل کی تعمیر کے متعلق شاہجہان کے دل گردہ کا ذکر کر کے فرمایا ہے:۔

"تاج محل بنانے میں بادشاہ کو جتنی قربانی کرنی پڑی تھی وہ ہماری قربانی کا کروڑواں حصہ بھی نہیں۔ کجا ایک طرف تاج محل کا بنانا اور کجا روحانی لحاظ سے ایک نئی دنیا اور نیا آسمان بنانا۔ نئی دنیا اور نئے آسمان کے بنانے کے لئے تو ہمیں کروڑوں گنے زیادہ قربانی کی ضرورت ہے ہم نے ایسی عمارت بنانی ہے جو دنیا کے ذہنوں اور دنیا کے خیالات کو بدل ڈالے ہم نے ایسی عمارت تیار کرنی ہے جو دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کو بدل ڈالے ہم نے ایسی عمارت بنانی ہے جو دنیا کے خیالات اور جذبات کو بدل ڈالے کیا ایسی عمارت بغیر عظیم الشان قربانیوں کے تیار ہو سکتی ہے۔"

یہ الفاظ ایک احمدی کے لئے حرز جان بنانے کے قابل ہیں ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ ایک احمدی کے کیا فرائض ہیں اور کیا عظیم الشان محل ہے جس کو تعمیر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو کھڑا کیا ہے یہ دراصل وہ نصب العین ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس آخری زمانہ میں مبعوث کیا گیا ہے جس کے لئے صحابہ مسیح موعود علیہ السلام نے دن رات انتھک محنت و مشقت کی اور جس کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنی زندگی وقف کر دی اور اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اکثر ساری ساری رات جاگ کر اور چھوٹے سے چھوٹے دینی کام میں اپنی ذاتی توجہ مبذول فرمائی۔ اور جماعت کی ایسی رہنمائی فرمائی کہ دنیا کا کوئی دنیوی لیڈر ایسا نہیں کر سکتا اور نہ دنیوی تاریخ عالم میں اس کی نظیر مل سکتی ہے۔

یہ نصب العین ہے جو ہر احمدی کے پیش نظر ہے اور ہونا چاہیئے ورنہ احمدی کہلانے کا کوئی فائدہ نہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے اس محل کی تعمیر کم سے کم اس حوصلہ اور قربانی سے جاری نہیں رکھ سکتے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آگے فرماتے ہیں:۔

"ابتداء میں ایک لمبے عرصہ تک قربانیوں کا بظاہر کوئی نتیجہ نظر نہیں آتا اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ میری قربانیاں رائیگاں گئیں۔ لیکن درحقیقت وہ بے کار نہیں ہوتیں بلکہ باکار ہوتی ہیں اور کچھ عرصے کے بعد وہی قربانیاں بارآور ہو جاتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں برابر تیرہ سال تک تبلیغ کی لیکن بہت تھوڑے لوگ آپ پر ایمان لائے۔ گویا ایک لمبے عرصہ تک آپ کی قربانیاں بے کار نظر آتی رہیں۔ کیونکہ تیرہ سال کے عرصہ میں کل ۸۰ آدمی مسلمان ہوئے۔ گویا چھ سات آدمی فی سال بعض روایات میں دو تین سو کے درمیان بھی ان کی تعداد بیان کی گئی ہے بہرحال تیرہ سال میں دو تین سو آدمی مسلمان ہونا بھی کوئی زیادہ امید افزا چیز نظر نہیں آتی۔ اگر بارہ سال میں تین سو آدمی سمجھے جائیں تو اس لحاظ سے مزید بارہ سالوں میں تین سو آدمی اور مسلمان ہو سکتے ہیں لیکن ہجرت کے بعد جس طرح اسلام نے ترقی کی وہ امید سے لاکھوں گنا بڑھ کر ہے جونہی مدینہ والوں نے ہجرت کی دعوت دی لوگوں نے بے تحاشا اسلام قبول کرنا شروع کر دیا اور وہ اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ تاریخوں سے پتہ لگتا ہے کہ صبح کے وقت محلوں کے محلے خالی نظر آتے تھے لوگ راتوں رات کوچ کر کے نکل جاتے تھے۔ غرض بظاہر پہلے بارہ سال بے کار نظر آتے تھے لیکن وہ بے کار نہیں تھے بلکہ انہی سالوں کے نتیجہ میں مکہ کے لوگوں کے دلوں میں اسلام نے گھر کیا اور ہجرت کا رستہ کھلنے پر وہ یکدم مسلمان ہونا شروع ہو گئے۔ یوں تو اسلام کی سچائی ان پر پہلے ہی ظاہر ہو چکی تھی لیکن وہ ڈر کے مارے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرتے تھے جب ہجرت کا رستہ کھل گیا تو وہ نڈر ہو گئے اور انہوں نے سرعت کے ساتھ اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ابتدائی حالت میں بعض چیزوں کی قربانی بے کار نظر آتی ہے لیکن بعد میں اس کے نتائج ظاہر ہونے پر انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ قربانی بے کار نہیں گئی۔"

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مونگے کے جزائر کی مثال سے اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ کسی کام کے سرانجام دینے کے لئے کس طرح جان و مال کی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں اس وقت بعض جزائر ہیں جو کہ مونگے کے جزائر کہلاتے ہیں۔ مونگا سمندروں میں ایک کیڑا ہوتا ہے اس میں اللہ تعالے نے انسان کو سبق دینے کے لئے یہ مادہ پیدا کیا ہے کہ مونگوں کے جھول کے جھول آتے ہیں اور وہ پانی کی تہ میں گر کر جان دے دیتے ہیں پھر کچھ اور جھول آتے ہیں اور وہ بھی اسی جگہ جہاں پہلے مونگوں نے جان دی تھی گر کر جان دے دیتے ہیں ساٹھ ستر یا سو سال تک وہ اسی طرح مرتے چلے جاتے ہیں اور ان پر مٹی کی تہیں چڑھتی چلی جاتی ہیں آخر امتداد زمانہ کی وجہ سے وہ مونگے پتھروں وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور وہاں ایک جزیرہ بن جاتا ہے اگر مونگے بھی دماغ رکھتے اگر مونگوں میں بھی عقل ہوتی۔ اگر مونگے بھی سوچ سکتے۔ اگر مونگے بھی قلم سے لکھ سکتے تو ممکن ہے بعض مونگے اپنی قوم کے افراد کو سخت بے وقوف اور احمق گردانتے کہ بغیر کسی فائدہ کے وہ جانیں دیتے چلے جاتے ہیں لیکن بعد میں جب انکے پوتے پڑپوتے یا ان کے پڑپوتوں کے پڑپوتے آتے تو وہ کہتے کہ ہمارے آباؤ اجداد کتنے بے وقوف تھے کہ وہ اپنی قوم کی قربانیوں کو بے کار سمجھتے تھے ہماری قوم کی قربانیاں بے کار نہیں تھیں بلکہ ان سے نئے نئے ملک آباد ہو رہے تھے اور ہمیں ایک مستقل پوزیشن حاصل ہو رہی تھی پس کوئی قربانی بھی بے کار نہیں ہوتی گو ابتدا میں بے کار ہی نظر آئے۔ لیکن بعد میں اس کے عظیم الشان نتائج ضرور ظاہر ہوتے ہیں بلکہ درحقیقت قربانی کے بغیر کوئی تغیر پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔"

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے واضح کیا ہے کہ قربانی روپیہ کی نہیں انسان کی اپنی قربانی ہے جو کامیابی کے قریب کرتی ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"غرض مقدم انسان ہے روپیہ مقدم نہیں۔ روپیہ نہ ہو لیکن آدمی ہوں تو کام چل سکتا ہے۔ لیکن آدمی نہ ہوں اور روپیہ ہو تو کام نہیں چل سکتا۔ کیونکہ آدمی روپے کے قائمقام ہو سکتے ہیں۔ روپیہ آدمیوں کے قائمقام نہیں ہو سکتا۔ اور پھر قربانیوں میں سے۔"

اس کے بعد حضور نے یہ بتایا ہے کہ اعلیٰ قربانی وہ ہے جو قوم کی کمزوری یعنی ابتداء کے وقت کی جاتی ہے جب قوم ان قربانیوں کے نتیجہ میں شان و شوکت حاصل کر لیتی ہے۔ اس وقت قربانی کرنا وہ شان نہیں رکھتا حضور کے الفاظ ہیں:۔

"اصل قربانی وہ ہوتی ہے جو ابتدائی ایام میں کی جاتی ہے جب دین کو شوکت حاصل ہو جاتی ہے اس وقت کی قربانی انسان کو کوئی خاص مقام نہیں دیتی۔ قربانی وہی ہوتی ہے جب ناامیدی کے بادل سر پر منڈلا رہے ہوتے ہیں۔ جب تمام دنیا یہ کہتی ہے کہ یہ کام نہیں ہو سکتا لیکن انسان صرف خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے قربانی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرا خدا کہتا ہے کہ یہ کام ہو کر رہے گا۔ دنیا بے شک اس بات کو نہ مانے مگر مجھے یقین ہے کہ یہ کام ہو کر رہے گا۔ لیکن جب حالات سازگار ہو جائیں اور دنیا بھی یہ کہنا شروع کر دے کہ اب تو واقعہ میں یہ لوگ کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس وقت جو شخص قربانی کرتا ہے وہ بندوں کی زبان پر یقین کرتے ہوئے کرتا ہے اگر اسے اللہ تعالیٰ کی باتوں پر یقین ہوتا تو وہ پہلے کیوں قربانی نہ کرتا پس اصل قربانی وہی ہوتی ہے جو ابتدائی ایام میں کی جائے جب کہ حالات مخالف ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو سچا سمجھتے ہوئے انسان اپنا قدم آگے بڑھاتا چلا جائے اور یہ مقام ابتدائی لوگوں کو ہی حاصل ہوتا ہے!"

حقیقت یہ ہے کہ حضور کے ارشادات

(باقی ملاحظہ ہو ص۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

اپنے ایمان کے درخت کو ایسا بناؤ کہ اس میں میٹھے پھل لگیں

فرمودہ ۱۵ فروری ۱۹۴۷ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ ان غیر مطبوعہ ملفوظات کا ایک حصہ ہے۔ جو حضور نے ۱۵ فروری ۱۹۴۷ء کو ارشاد فرمائے۔ یہ ملفوظات صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ

ایمان کی بعض علامتیں

ہوتی ہیں۔ اگر وہ علامتیں کسی میں موجود ہوں تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کا ایمان درست ہے۔ ورنہ محض زبان سے ایمان کا اظہار کرنا اور عملی رنگ میں اس کے اندر کسی قسم کا تغیر پیدا نہ ہونا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

دنیا میں کئی دفعہ انسان کو خود بھی معلوم نہیں ہوتا کہ میرے اندر سچا ایمان ہے یا نہیں وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرے اندر

حقیقی ایمان

ہے حالانکہ اس کے اندر حقیقی ایمان نہیں ہوتا۔

وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سنتا ہے۔ تو اس کے آنسو نکل آتے ہیں۔ اور دیکھنے والا خیال کرتا ہے۔ کہ اس کی روح آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو رہی ہے۔ لیکن ایک وقت آتا ہے کہ وہ بہت چھوٹی سی بات پر ٹھوکر کھا جاتا اور مرتد ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک کاتب وحی جس کا نام عبداللہ بن ابی سرح تھا۔ وہ بھی اپنے آپکو بڑا مخلص سمجھتا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اس پر اعتماد تھا۔ لیکن اپنی حماقت کی وجہ سے وہ ایک معمولی سی بات سے ٹھوکر کھا گیا۔ اور مرتد ہو گیا۔ سورۃ مومنون کی ابتدائی آیات نازل ہو رہی تھیں جن میں انسانی پیدائش کا نہایت لطیف پیرایہ میں ذکر آتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے لکھوا رہے تھے کہ ایک موقعہ پر وحی کے حسن اثر کے تحت بے ساختہ اس کی زبان سے یہ فقرہ نکلا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں یہی الفاظ وحی کے ہیں لکھ لو۔ اس نے خیال کیا کہ شائد روزانہ آپ اسی طرح مجھے وحی لکھواتے ہیں اور وہ مرتد ہو گیا۔ اب یہ اس کی حماقت تھی کیونکہ

اعلیٰ کلام کی یہ خوبی ہوتی ہے

کہ اس کے اگلے الفاظ انسان کی زبان پر خود بخود جاری ہو جاتے ہیں۔ مشاعروں میں اکثر یہی ہوتا ہے۔ کہ آدھا مصرعہ شاعر کہتا ہے۔ اور اگلا مصرعہ لوگ خود بخود دہرانے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ ابھی اس نے وہ پڑھا نہیں ہوتا۔ غرض یہ

قرآن کریم کی شوکت اور عظمت

کا ثبوت تھا۔ لیکن وہ اپنی بے وقوفی کی وجہ سے اس حکمت کو سمجھ نہ سکا۔ بہرحال اس کے مرتد ہونے سے پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے مخلص سمجھتے تھے۔ اگر اسے مخلص نہ سمجھتے۔ تو اس سے اپنی وحی کیوں لکھواتے کیونکہ غیر مخلص شخص کے متعلق تو یہ خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کوئی لفظ اپنے پاس سے داخل نہ کر دے۔ غرض انسان کئی دفعہ دھوکا کھا جاتا ہے۔ اور وہ خود بھی صحیح طور پر اپنے ایمان کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے کوئی نہ کوئی علامتیں ایسی ہونی چاہئیں جن سے صحیح ایمان کا اندازہ ہو سکے۔ ان علامتوں میں سے میں آج ایک علامت بیان کر دیتا ہوں انسان کو جس چیز کے ساتھ تعلق اور محبت ہو۔ وہ اس میں کسی قسم کی خرابی برداشت نہیں کر سکتا اس لحاظ سے

ایمان کی ایک بڑی علامت

یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں وہ دوسروں کی طرف نہیں دیکھتا کہ چونکہ فلاں شخص نماز نہیں پڑھتا۔ اس لئے میں بھی نہیں پڑھوں گا۔ بلکہ وہ دوسروں کی طرف سے آنکھیں بند کئے مسجد کی طرف چلا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی ڈنڈا لیکر مسجد کے دروازہ سے اس کو روکنا چاہیئے۔ تب بھی وہ اپنا سر پھڑوا لیتا ہے۔ لیکن مسجد جانے سے نہیں رکتا۔ اگر ایسی حالت ہو تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کے اندر ایمان ہے۔ لیکن اگر ایک شخص دوسروں کی طرف دیکھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے۔ یا یہ کہتا ہے کہ فلاں شخص چونکہ چندہ نہیں دیتا۔ اس لئے میں بھی نہیں دیتا۔ یا فلاں نیکی نہیں کرتا۔ اس لئے میں بھی نہیں کرتا۔ یا فلاں نے نظام جماعت کی خلاف ورزی کی۔ اس لئے میں بھی ایسا کرونگا۔ تو ایسے شخص کے متعلق ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اسے دین سے کوئی لگاؤ نہیں بلکہ اس نے صرف

شراکت کا ایک معاہدہ

کیا ہے کہ اگر دوسرے لوگ نیکی کریں گے تو میں بھی کرونگا۔ اور اگر دوسرے لوگ نہیں کریں گے تو میں بھی نہیں کرونگا۔ قرآن کریم نے اس مسئلہ کو خوب حل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ ہم نے جہاد کا حکم تو دے دیا ہے۔ مگر ہمارے سامنے صرف تو ذمہ وار ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ تیری قوم تیرے ساتھ جاتی ہے یا نہیں (سورہ نساء آیت ۸۵ پ ۵)

اصل ایمان اسی چیز کا نام ہے

کہ انسان ہر معاملہ میں اپنے آپکو ذمہ وار سمجھے۔ اور اس کے دل میں رقابت کے جذبات پیدا نہ ہوں۔ اگر کسی کے دل میں اس قسم کے جذبات پیدا ہوں۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کا ایمان کمزور ہے۔ اور اسے اس کے علاج کی فکر کرنی چاہیئے۔ بیسیوں واقعات اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ ہم ایک شخص کو مخلص سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک موقعہ پر آکر وہ نہایت چھوٹی سی بات پر ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ اگر

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایمان کی علامات اور اس کے میٹھے پھل

"ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے جب وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو کوئی ثواب ملیگا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنالیا ہے جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑیگا۔ اور وہ چکنا چور کر ڈالیگا۔ اسی طرح پر ہم فنا ہو جائیں گے۔ مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا۔ اور اس راہ میں مر جانا اس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اس نے جو کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا۔ اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے۔ جس کو ناتواں اور بیکس کہتے تھے۔ اس نے اس ایمان کے ذریعہ انکو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکار ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہ رض کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوت ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے" (ملفوظات جلد دوم ۱۵۱)

اس سے پوچھا جائے کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ تو وہ مثالیں دینا شروع کر دیتا ہے کہ فلاں فلاں نے بھی ایسا کیا ہے اگر میں نے کیا تو کیا ہوا حالانکہ کسی دوسرے کے کرنے سے نہ کوئی فعل جائز ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی فعل ناجائز ہو سکتا ہے

مومن کو صرف یہ دیکھنا چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ کیا کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا رسول کیا کہتا ہے۔ اس سے دوسری طرف اپنی نظر پھیرنی ہی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ جہاں انسان کو محبت ہو وہاں وہ دوسروں کی طرف نہیں دیکھتا۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ یہ واقعہ بیان کیا ہے جس کا میری طبیعت پر آج تک گہرا اثر ہے کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں

ایک میراثن یہاں آئی۔ اس کا لڑکا عیسائی ہو گیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ہاتھ جوڑتی اور روتی کہ کسی طرح میرے لڑکے کو آپ مسلمان بنائیں۔ میں اسے بہت سے مولویوں کے پاس لے کر گئی ہوں۔ لیکن یہ بہت پکا عیسائی ہے کسی کا اس پر اثر نہیں ہوا۔ اس لڑکے کو سل تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفہ اوّل سے اس کا علاج کراؤ اور ساتھ ہی آپ نے بعض آدمیوں کو مقرر فرمایا کہ وہ اسے سمجھاتے رہیں۔ بعض دفعہ آپ خود بھی اسے سمجھاتے۔ لیکن وہ بڑا پکا عیسائی تھا۔ عیسائیت کے خلاف کوئی بات سنتا ہی نہیں کرتا تھا۔ کچھ دن کے علاج کے بعد اس کی طبیعت کسی قدر سنبھلی تو ایک دن اس کی ماں نے دیکھا تو وہ بستر سے غائب تھا اس کو اپنی ماں پر غصہ تھا کہ میری ماں مجھے کہاں لے آئی ہے جہاں ہر وقت مجھے عیسائیت کے خلاف باتیں سننی پڑتی ہیں۔ ماں نے ادھر ادھر لوگوں سے پوچھا۔ کسی نے بتایا کہ بٹالے کی طرف جا رہا تھا۔ ماں کو اس کی طبیعت کا علم تھا وہ سمجھ گئی کہ بٹالے میں چونکہ عیسائی مشن ہے اس لئے وہ بٹالہ ہی جائے گا۔ وہ رات کے وقت اس کے پیچھے بھاگی اور وڈالے کے پاس سے اسے پکڑ کر لے آئی۔ وہ ماں کے سامنے بولتا نہیں تھا۔ کیونکہ اس کا بہت فرمانبردار تھا۔ دوسرے دن کا نظارہ

مجھے یاد ہے

کہ جس طرح کسی انسان کی ایک ہی آخری خواہش باقی ہوتی ہے اور وہ اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح وہ عورت نہایت لجاجت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بار بار یہ عرض کرتی کہ آپ کسی طرح اسے کلمہ پڑھوا دیں پھر یہ بے شک مر جائے مجھے اس کی زندگی کی پرواہ نہیں۔ یہ زندہ رہے یا مر جائے۔ آپ صرف ایک دفعہ کلمہ پڑھوا دیں چنانچہ اس کی اس حالت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایسا اثر کیا کہ آپ نے اس کے لئے نہایت توجہ کے ساتھ دعا فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا اور چند دن کے بعد مر گیا۔ لیکن وہ ماں مطمئن تھی کہ میری خواہش پوری ہو گئی۔ یہ ایمان ہے جو انسان کو فائدہ بخشتا اور اس کے لئے نجات کا موجب بنتا ہے پس

اپنے ایمان کے درخت کو ایسا بناؤ

کہ اس میں میٹھے پھل لگیں۔ جو درخت ردی پھل دیتا ہے اس کو باغبان کاٹ دیتا ہے۔ اور جو درخت اچھا پھل دیتا ہے اس کی باغبان حفاظت کرتا ہے۔ درختوں کے علاوہ لوگ اپنے جانوروں کی بھی حفاظت کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کے کام آتے ہیں۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو اپنے باغ سے کوئی درخت کاٹنے نہیں دیتا۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک باغبان ایمان کے درخت کو جس کے تازہ بتازہ پھل اسے مل رہے ہوں۔ شیطان کو کاٹنے دے۔ پس یہ ایک علامت ہے جو میں نے آپ لوگوں کے سامنے بیان کر دی ہے جس سے

ایمان کا امتحان

لیا جا سکتا ہے کہ اس کے پھل کیسے ہیں۔ اور انسان ٹھوکر کے وقت ہوشیار ہو سکتا ہے میرے پاس بعض دفعہ رپورٹیں آتی رہتی ہیں کہ فلاں شخص مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے اس لئے نہیں آتا کہ اس کی امام الصلوٰۃ سے لڑائی ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ یہ کیسی احمقانہ بات ہے کہ امام سے لڑائی کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے لڑائی کر لی جائے۔ پہلے اس کی لڑائی صرف امام سے تھی اب اس نے خدا تعالیٰ سے بھی لڑائی کر لی۔ جیسے کہتے ہیں کہ پرانے شگون میں ناک کٹوانا۔ یہی حالت ایسے شخص کی ہوتی ہے۔ اسے تو خدا تعالیٰ سے دوستی قائم کرنی چاہیئے تھی تاکہ اس کا پلڑا بھاری ہوتا۔ لیکن وہ اپنی بے وقوفی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بھی دشمن بنا لیتا ہے۔ اور جس شخص کی زمین بھی دشمن ہو اور آسمان بھی دشمن ہو اس کی تباہی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ خواہ اس کا ساری دنیا سے بگاڑ ہو جائے اللہ تعالیٰ سے تعلق قطع نہ کرے۔ اگر وہ ایسا کرے تو تمام دنیا مل کر بھی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔

بعض لوگوں کی تو یہ حالت ہوتی ہے

کہ وہ دوسروں کو کام سے روکنے کے لئے عجیب طریقے اختیار کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد وہ لوگ جو بعد میں غیر مبائع ہو گئے۔ مجھے تکلیف دینے کے لئے مختلف طریق استعمال کیا کرتے تھے۔ کبھی یہ لوگ کہتے کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ میاں صاحب کوئی کام سنبھالیں۔ لیکن کون شخص ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کو تکلیف دینا پسند کرتا ہو۔ کبھی کہتے کہ کیا جائے میاں صاحب خود کوئی کام نہیں سنبھالتے۔ آخر ایک دن جبکہ میٹنگ ہو رہی تھی۔ میں نے کہا کہ میرے سپرد بھی کوئی کام کر دیا جائے انہوں نے

لنگر خانہ کا کام

میرے سپرد کر دیا۔ جب میں لنگر خانہ میں کام کرنے کے بعد واپس آتا تو خواجہ صاحب طنز کے ساتھ کہتے کہ آؤ جی لانگری جی۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح کہنے سے یہ لنگر کا کام چھوڑ دے گا۔ اور ہم پھر کہنا شروع کر دیں گے کہ کام تو سپرد کیا تھا۔ لیکن خود نہیں کرتے۔ میں نے کہا چاہے تم مجھے لانگری کہو یا باندری میں یہ کام نہیں چھوڑوں گا۔ پس مومن کا کام ہے کہ وہ اپنے ایمان کی فکر میں رہے اور

اپنی نظر محض اللہ تعالیٰ پر رکھے

لیکن مجھے افسوس ہے کہ بعض دفعہ اچھے پڑھے لکھے اور سمجھ دار آدمی بھی اس قسم کی غلطیاں کرتے ہیں اور آنکھیں بند کر کے شیطان کا شکار ہو جاتے ہیں!!

انصار اللہ سے

معزز بزرگو! آپ اللہ تعالیٰ کے انصار ہیں اور اس کا نام بلند کرنا اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا جھنڈا اکناف عالم میں لہرانا آپ کا نصب العین ہے۔

الفضل ایسے خالص دینی اخبار کی توسیع اشاعت ہی اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اپنے حلقۂ احباب میں اس کی توسیع اشاعت کی کوشش فرمائیں! (مینیجر الفضل)

اعلان نکاح

مورخہ ۵ جون ۱۹۶۱ء کو میرے چھوٹے بیٹے عزیز ملک محمد خورشید صاحب سٹیشن مینیجر طارق بس کمپنی لاہور کا نکاح مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے بمقام کراچی پڑھا۔ یہ نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر سیدہ شہناز جبیں بنت مکرم سید شفیق الحسن صاحب کے ساتھ طے پایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار عرصہ قریباً پانچ چھ ماہ سے دل کے عارضہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے (خواجہ محمد اعظم غلہ منڈی جڑانوالہ)

(۲) عزیزم منور احمد چند روز سے بیمار ہے۔ احباب و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (محمد یونس صابری کارکن حیاء الاسلام ربوہ)

(۳) میری بہن تسنیم چغتائی صاحبہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (امۃ الاسلام یوسف بیت السخاوت ربوہ)

(۴) میری ہمشیرہ صغیرہ بیگم کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد رفیق دار الصدر غربی ربوہ)

قطبین کے قریب کے علاقوں میں عبادات کے اوقات

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب فاضل مبلغ ملایا

اس موضوع پر الفضل ۳۰ رمئی اور ۷ ارجون ۱۹۶۱ء میں دو مضمون شائع ہو چکے ہیں۔ یہ تیسرا مضمون ایک اور نقطۂ نظر کو واضح کرتا ہے۔ یہ صرف اس موضوع کے تحقیقی پہلو ہیں کوئی شرعی فیصلہ نہیں جماعتی فیصلہ وہی ہوگا۔ جو مجلس افتاء اپنے باقاعدہ اجلاس میں کرے گی اور اس کی آخری منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ دیں گے۔"

(خاکسار ناظم مجلس افتاء)

قطبین کے قریب کے علاقوں میں عبادات کے لئے اوقات مقرر کرنے کا مسئلہ بڑا پیچیدہ اور الجھن پیدا کرنے والا ہے اور اس میں خاصی مشکلات ہیں۔ یہ مشکلات دو قسم کی ہیں۔ اول شرعی۔ دوم جغرافیائی

شرعی مشکل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف عبادتوں مثلاً روزہ کی حدود مقرر فرمائی ہیں اور کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ ان حدود کو بدل دے اللہ تعالیٰ نے ہی یہ حدود مقرر کی ہیں اور صرف وہی انہیں بدل سکتا ہے۔ پس ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ اگر وہ روزہ رکھنا چاہتا ہے تو ان حدود کی پوری پوری پابندی کرے۔ ورنہ اس کا روزہ رکھنا یا نہ رکھنا برابر تصور ہوگا۔ سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ان حدود کی تشریح فرمائی ہے اور اپنی سنت سے ثابت کر دکھایا ہے کہ ان حدود کو کس طرح استعمال کیا جائے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی حدود پر خط نسخ کھینچنے کا انہیں بھی حق نہیں۔ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا کلامی لا ینسخ کلام اللہ کہ میری بات اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو منسوخ نہیں کر سکتی۔

قرآن مجید اور حدیث سے روزہ کی بڑی بڑی حدود مندرجہ ذیل ثابت ہوتی ہیں۔

۱۔ ماہ رمضان کے روزے اس وقت شروع ہوں گے۔ جب رمضان شریف کا چاند نظر آ جائے۔ اگر شعبان کی ۲۹ تاریخ کو بادل وغیرہ کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو اس مہینے کو ۳۰ دن کا قرار دیا جائے۔ اور اس کے بعد رمضان کے شروع ہونے کو یقینی تسلیم کیا جائے۔ کیونکہ عربی مہینے یا ۲۹ دن کے ہوتے ہیں یا ۳۰ دن کے۔ ۳۰ دن سے زیادہ کا کوئی مہینہ نہیں ہوتا۔

۲۔ رمضان شریف میں جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ کھانا پینا چاہے۔ طلوع فجر سے پہلے کھا پی لے۔ طلوع فجر کے بعد کھانا پینا قطعاً حرام ہے۔ اگر کوئی روزہ دار دن کے وقت کچھ کھائے گا یا پئے گا۔ تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۳۔ جب سورج غروب ہو جائے۔ تو پھر روزہ دار روزہ افطار کر دے۔ اگر وہ یقینی طور پر جان لے کہ سورج غروب ہو چکا ہے اور باوجود یقینی علم کے وہ روزہ افطار نہ کرے تو وہ بھی مجرم ٹھہرے گا۔

یہ تو ظاہر ہی ہے کہ عموماً ایک انسان سانس لئے بغیر دو تین منٹ تک زندہ رہ سکتا ہے اور پانی پئے بغیر دو تین دن تک اور کھانا کھائے بغیر دو تین ہفتے تک۔ لیکن جن ممالک میں ایک رات ہماری کئی کئی راتوں کے برابر ہوتی اور ایک دن ہمارے کئی کئی دنوں کے برابر ہوتا ہے۔ ان میں اگر یہ فتوےٰ واجب العمل قرار دیا جائے۔ کہ ان کے باشندے ضرور روزہ رکھیں اور انہیں حدود کے مطابق رکھیں جو مذکور ہو چکی ہیں۔ تو ان کی زندگی یقیناً ختم ہو جائیگی اور یہ روزہ ان کے لئے بجائے رحمت کے زحمت اور ہلاکت کا موجب ہوگا کیونکہ انسان دو دو تین تین ماہ تک بغیر کھائے پئے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور روزہ کے احکام بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ کہ خدا تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ تنگی نہیں چاہتا۔ یہاں تنگی چھوڑ ہلاکت سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ایک دوسری جگہ وہ فرماتا ہے۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کہ جانتے بوجھتے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

پس اگر ان ممالک میں ان حدود کو قائم رکھا جائے تو ہلاکت یقینی ہے اور اگر ان حدود کو قائم نہ رکھا جائے تو خواہ روزہ رکھا بھی جائے وہ شرعی روزہ نہ ہوگا بلکہ شرعاً وہ بے معنی ہوگا۔ رہا اندازہ کرنے کا مسئلہ تو اس پر سوال یہ ہے کہ اندازہ کرنے کا طریق اسلام میں کسی صحیح نص سے ثابت ہے یا اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کا قول اقدروا لہ "مجمل" ٹھہرا اور مجمل کو دلیل قرار دینا ہرگز جائز نہیں۔ حکم المجمل التوقف فیہ الی ان یفسر (ارشاد الفحول)

دیکھئے یہی فقرہ دوسری جگہ رمضان شریف کے ابتداء کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ لیکن ساتھ ہی تفصیل بھی آپ نے بیان فرما دی فرمایا فاقدروا لہ ثلثین (بخاری) کہ اگر شعبان کی ۲۹ تاریخ کو بادل وغیرہ کی وجہ سے مطلع صاف نہ ہو اور چاند نظر نہ آئے تو پھر اندازے کو کام میں لاؤ یعنی شعبان کو تیس دن کا شمار کر لو۔

حدیث دجال جس میں فاقدروا لہ کا لفظ آیا ہے۔ اس میں فاقدروا لہ کے مجمل ہونے کی یقینی دلیل یہ ہے۔ کہ یہ حدیث علماء محققین کے نزدیک خود قابل تاویل ہے۔ کیونکہ اس کے معنوں میں اختلاف ہوا ہے۔ اور ہماری جماعت تو یقیناً اس کی تاویل کرتی ہے۔ پس جب حدیث خود قابل تاویل ہے۔ ظاہر پر محمول نہیں تو اس کے ظاہری معنوں کو رمضان جیسے اہم معاملہ میں دلیل کیسے گردانا جا سکتا ہے۔ پھر اہل اصول نے لکھا ہے۔ اذا کان التاویل بالقیاس فلا بد ان یکون جلیا (ارشاد الفحول) کہ جب تاویل قیاس سے کی جائے تو ضروری ہے کہ وہ قیاس جلی اور بالکل واضح ہو پس چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاقدروا لہ میں اندازے کے طریق کی تفصیل نہیں فرمائی۔ اس لئے اندازے محض خیالی اندازے ہوں گے۔ جو شریعت کے نزدیک قابل قبول نہیں۔

اگر یہ کوئی عام معاملہ ہوتا تو شاید اس پر اعتراض کی ضرورت نہ ہوتی۔ لیکن یہاں تو عبادت کا سوال ہے اور علماء اسلام تصریح فرما چکے ہیں۔ کہ لا قیاس فی العبادۃ کہ عبادت میں قیاسات جائز نہیں۔ الغرض شریعت دو ہی راستے بتاتی ہے

اول روزہ رکھنا ہو تو مقررہ حدود کے مطابق رکھو

دوم اگر حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے خواہ بیماری کی وجہ سے یا سفر کی وجہ سے تو اس صورت میں روزہ رکھنا فرض نہیں ہے اور روزہ نہ رکھنے والا مجرم نہیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ نماز رکن اسلام ہے اسی طرح روزہ بھی رکن اسلام ہے اور ان کو ادا کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ فرما دیا ہے۔ ما تقوا اللہ ما استطعتم کہ ہر ایک عمل استطاعت پر منحصر ہے۔ اور جتنی استطاعت ہو اس کے مطابق ہی عمل کرنے کا حکم ہے۔ اگر کوئی ایسا موقع آتا ہے کہ انسان کسی حکم پر عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ تو اس پر عمل نہ کرنا اسے مجرم نہیں ٹھہرائے گا۔ دیکھئے زکوٰۃ کا ادا کرنا اور بیت اللہ کا حج کرنا ارکان اسلام میں شامل ہیں لیکن جس شخص کے پاس کھانے کو نہیں وہ زکوٰۃ کیسے ادا کرے گا اور حج کے لئے کیسے جائیگا۔ اور یہ مسلمہ امر ہے کہ نادار شخص اگر زکوٰۃ ادا نہیں کرتا یا حج کے لئے مکہ مکرمہ تک نہیں جا سکتا تو اس پر کوئی الزام نہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں خود نماز کا معاملہ ہی اس بات کو حل کر دیتا ہے۔ دیکھئے نماز کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔ اور وضوء میں ہاتھوں کا کہنیوں تک اور دونوں پاؤں کا ٹخنوں تک دھونا فرض ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا ہو جس کے ہاتھ ہی کٹے ہوئے ہوں یا پاؤں کلیتہً نہ ہوں تو اس پر ہاتھوں اور پاؤں کا دھونا فرض نہیں بلکہ اس پر نہ وضو فرض ہے اور نہ تیمم فرمایا "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا"

ایک ایسے ہی سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں

"سوال۔ رمضان میں رات کو کھایا کرو.... عرب میں تو یہ قانون چل گیا مگر قطب شمالی اور جنوبی میں کیا کیا جائے گا۔

جواب۔ قطب شمالی پر وہی کیا جائے گا جو وہاں تک کیا جاتا ہے اور جو قرآن نے ہم کو بتایا۔ . . . . . بات یہ ہے کہ عقلمند انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقلمند بنایا ہے کیا مناسب نہیں انسان کہیں عقل سے بھی کام لے جہاں ہاتھ نہیں انکا دھونا کیسا اور جہاں ماہ رمضان نہیں وہاں رمضان کے روزے کیا معنے" (نور الدین صفحہ ۲۰۲)

اسی طرح اگر کوئی شخص رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی بیٹھ سکتا ہے تو اس کے لئے شریعت نے یہ فرض نہیں کیا کہ وہ ضرور بیٹھے اور اس طرح رکوع اور سجدہ ادا کرے جیسے عام طور پر تندرست آدمی کرتا ہے

بعینہٖ اسی طرح فاتقوا اللہ ما استطعتم کے ماتحت کیوں نہ یہ فیصلہ کیا جائے کہ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ایسے ممالک میں پیدا کیا ہے جہاں روزے کی حدود قائم کرنا ناممکن ہے وہ روزوں سے سبکدوش سمجھے جائیں گے۔ کیونکہ ان شرائط اور حدود کے ساتھ روزہ رکھنا انکی استطاعت سے باہر ہے۔ (باقی)

وصولی چندہ وقفِ جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے چندہ بھجوا دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

جماعت گوجرہ ضلع سیالکوٹ از طرف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ۶-۰۰
مکرم غلام محمد صاحب بستی مندرانی ڈیرہ غازیخان ۶-۲۵
محمد رمضان صاحب پرکوٹ گوجرانوالہ ۱۶-۰۰
مولوی نظام الدین صاحب ڈیریانوالہ سیالکوٹ ۶-۰۰
محمد شاہ صاحب بنی سر روڈ ۶-۵۰
مستری محمد یعقوب صاحب " ۶-۰۰
سلطان محمد صاحب شفاخانہ حیوانات خانقاہ شریف بہاولپور ۶-۵۰
غلام محمد صاحب چوہڑ منڈا سیالکوٹ ۶-۰۰
کفیل الرحمن صاحب کوئیلہ ۵-۰۰
لجنہ اماء اللہ - نور آباد سندھ ۶-۰۰
" " ۵۱-۴۴
محمد نواز صاحب سیکرٹری مال کوٹ قیصرانی ۶-۰۰
اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال ڈولہ مہر چند منٹگمری ۶-۰۰
مستری احمد الدین صاحب بوچھال کلاں جہلم ۶-۰۰
چوہدری سلطان احمد صاحب امیر جماعت تکھاریاں ۶-۰۰
چوہدری فضل دین صاحب شادیوال گجرات ۶-۰۰
" محمد حسین صاحب " ۵-۰۰
" محمد اشرف صاحب " ۶-۰۰
" محمد حسین صاحب " ۶-۰۰
محمد طفیل صاحب خانقاہ ڈوگراں ۶-۰۰
مستری عبدالکریم صاحب فورٹ سنڈیمن ۸-۰۰

قریشی احمد شفیع صاحب میانوالی ۳-۰۰
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ دارالیمن ربوہ ۶-۰۰
مستری نواب الدین صاحب بھیرہ لاو ۶-۰۰
مستری عبدالقیوم صاحب ربوہ ۶-۲۵
سرور احمد صاحب برادر زادہ رضیہ بیگم ربوہ ۶-۰۰
چوہدری عبدالمجید صاحب دفتر محاسب ربوہ ۴-۰۰
مبارک احمد صاحب گلگت ایجنسی ۷-۰۰
برکات احمد صاحب " ۷-۰۰
ڈاکٹر محمد الدین صاحب میرپور آزاد کشمیر ۱۱-۲۵
برکت علی صاحب کڑیانوالہ گجرات ۵-۵۰
نور محمد صاحب فرلانائڈ آباد ۶-۲۵
کفیل الدین صاحب برہمن بڑیہ کومیلا ۲۲-۰۰
میرزا محمد اسماعیل صاحب محلہ پٹ رنگیاں لاہور ۶-۰۰
نصیر احمد صاحب " ۷-۰۰
ملک بشیر احمد صاحب " ۶-۰۰
اہلیہ و بچگان میاں محمد صدیق " ۶-۰۰
ملک بشیر احمد صاحب گوٹھ نتھے خاں (بلا تفصیل) ۱۱۴-۰۰
جماعت احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ (بلا تفصیل) ۴-۲۵
عبد الستار صاحب دھاروال ضلع شیخوپورہ ۶-۰۰

پاکستان نیوی (تعلیمی شاخ) میں کمیشن

ٹسٹ - انسٹرکٹر نیول وارنٹ سروسز سیلکشن بورڈ س

شرائط:- ایم اے (انگلش - ریاضی) - ایم اے (ہسٹری) بمع بی اے اکنامکس پولیٹیکل سائنس ایم اے (پولیٹیکل سائنس) بمع بی اے ہسٹری / اکنامکس ایم ایس سی (فزکس) بی ایس سی (فزکس) سیکنڈ ڈویژن بمع بی ٹی ایل ٹی فارم درخواست نیول ہیڈ کوارٹر سے یا کرمی نیوی رکروٹنگ آفس کراچی، لاہور - راولپنڈی پشاور ڈھاکہ سے حاصل کریں - نیول ہیڈ کوارٹر میں مکمل درخواستیں ۱۰ اگست -

ڈیٹ ۲۷/۶/۶۱ (ناظر تعلیم - ربوہ)

حج بیت اللہ سے واپسی

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم - ان کی ہر سہ صاحبزادیاں اور صاحبزادیوں کے ماموں شیخ محمد اسحٰق صاحب فریضہ حج ادا کرکے ۷ جون ۱۹۶۱ء کو لائلپور پہنچ گئے ہیں - وہ تمام احمدی بہن بھائیوں کی دعاؤں کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں - اور بیگم صاحبہ کی طبیعت کچھ علیل ہے - ان کی کامل صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں

(قریشی محمد حنیف قمر سائیکل سیاح از گوجرانوالہ)

درخواست دعا:- برادرم عبدالرشید صاحب دہلوی کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرحمٰن دہلوی دارالنصر غربی - ربوہ)۔

عُسر اور یُسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

ارشاد نبوی صلعم کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۲۹۷- مکرم خواجہ محمد احمد صاحب جڑانوالہ ضلع لائلپور ۳۷-۰۰
۲۹۸- " خواجہ عبدالحلیم صاحب " ۱۰-۰۰
۲۹۹- " عبدالحمید صاحب چک ۳۹/D-B ضلع سرگودھا ۱۸-۰۱
۳۰۰- " غفور احمد صاحب چک ۸ ضلع شیخوپورہ ۵-۰۰
۳۰۱- " ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ سندھ ۴-۰۰
۳۰۲- " مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی خود ۵۲-۰۰
۳۰۳- " " " از احباب جماعت ۱۷-۰۰
۳۰۴- " مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی از احباب جماعت ۳۸-۰۰
۳۰۵- محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک محمد یوسف صاحب چک ۷۰ ضلع سرگودہا ۵-۰۰
۳۰۶- مکرم نذیر احمد صاحب منڈی بہاء الدین ضلع گجرات از احباب جماعت ۱۴-۰۰
۳۰۷- مکرم قریشی فضل حق صاحب گول بازار ربوہ از دوکانداران ۲۱-۴۷
۳۰۸- " چوہدری محمد اسحاق صاحب نور نگر سندھ از احباب جماعت ۷-۰۰
۳۰۹- " منشی لال خاں صاحب، فورٹ سنڈیمن بلوچستان ۵-۰۰
۳۱۰- " پیر محمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ سندھ از احباب جماعت ۱۸-۰۰
۳۱۱- " محمد احسان صاحب بٹ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ۵-۰۰
۳۱۲- " عبدالحمید صاحب چک نمبر ۱۲۰ کوٹ فرزند علی بہاولپور ۲۵-۰۰
۳۱۳- محترمہ شمیم اختر صاحبہ خوشاب ضلع سرگودھا ۹-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایک سیکرٹری مساجد بیرون کا پختہ ارادہ

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مساجد بیرون لائلپور اپنی چٹھی مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۱ء میں تحریر فرماتے ہیں:-

"انشاء اللہ تعالےٰ پختہ ارادہ ہے کہ مسجد بیرون کا چندہ کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ماہوار یہاں سے جایا کرے۔"

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ شیخ صاحب موصوف کی مساعی جمیلہ کو بارآور فرمائے اور مساجد بیرون کی تحریک میں حصہ لینے والے بھائیوں اور بہنوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ہمارا فرض اور اسکی ادائیگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا میں نئے نئے راستے تلاش کریں اور نئے نئے ممالک میں جاکر تبلیغ کریں ہمیں کیا معلوم ہے کہ کہاں لوگ جوق در جوق داخل ہوں گے"۔

اس فرض کی ادائیگی کے لئے تحریک جدید شب و روز کوشاں ہے۔ مبارک ہیں وہ دوست جو اپنے عزیز اموال میں سے ایک قابل ذکر حصہ پیش کرکے ثواب دارین حاصل کر لیتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

وقف جدید ـ سال چہارم

یاد رکھیئے ...... وقف جدید ایک مبارک تحریک ہے۔ جس میں شمولیت خوش قسمتی کی علامت ہے ۲- ملک و قوم کی خدمت کے لئے ہر احمدی کو آگے بڑھنا چاہیئے اور وقف جدید میں شامل ہو کر خدمت دین کرنی چاہیئے۔ ۳- ہمارے ملک میں تعلیم یافتہ افراد کی کمی ہے۔ وقف جدید کو مضبوط بنا کر جہالت کو دور کرنا چاہیئے۔ ۴- وقف جدید کے فنڈ کو مضبوط بنائیں اور اللہ سے اجر عظیم پائیں

(ناظم مال وقف جدید)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو فوری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۱۰۳ :- میں رشید احمد ارشد ولد حاجی محمد الدین صاحب درویش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یونٹ کیمپ نمبر ۷/۱۹۶ پی۔ اے ایف ڈرگ روڈ ماری پور کراچی نمبر ۱۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ر اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ دو صد روپے (۲۰۰/-) ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد :- رشید احمد ارشد بقلم خود

گواہ شد :- مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی ۲۰/۴/۶۱۔ گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا مقیم کراچی۔

نمبر ۱۶۱۰۴ :- میں بشریٰ خانم زوجہ ملک محمد حنیف صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیمپ نمبر ۶ کوارٹر ۱۵ پی اے۔ ایف ماڑی پور کراچی نمبر ۱۲ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے
۱- میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ صد روپے ہے۔ ۲- میرا زیور بتفصیل ذیل ہے
۱- نیکلس طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ
۲- بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ
جملہ وزن ۱ ۱/۲ تولہ۔ قیمت ۱۸۰/- روپیہ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

الامۃ - البشریٰ خانم بقلم خود

گواہ شد :- مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی۔

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا مقیم کراچی۔

نمبر ۱۶۱۰۵ :- میں زینب بی بی بیوہ فقیر محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن سانگلہ ہل کارخانہ گردھاری لال ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت صرف ۳۲/- روپے مہر ہے جو اگرچہ میرے خاوند نے ادا نہیں کیا تھا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد میرے لڑکے نے مجھے ادا کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد اور زیور وغیرہ نہیں ہے۔ البتہ میرے لڑکے کی طرف سے مجھے ۱۵/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ پس میں اپنے مہر اور ماہوار آمد کے جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری وفات پر جو میرا متروکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد نشان انگوٹھا زینب بی بی۔

گواہ شد :- محمد عبد اللہ ولد فقیر محمد پسر موصیہ کارخانہ گردھاری لال متصل محلہ گوپال پورہ سانگلہ ہل۔

گواہ شد :- سمیع اللہ ولد میاں گلاب دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔

نمبر ۱۶۱۰۶ :- میں محمد حنیف قمر ولد پیر محمد صاحب قوم ہانگر پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ ۲۱۳/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ العبد محمد حنیف قمر ولد پیر محمد مورخہ ۱/۵/۶۱ معرفت مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

گواہ شد :- عبد المجید ولد شیخ عبد الرب صاحب منتظم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ حلقہ دہلی گیٹ لاہور ۱/۵/۶۱

گواہ شد :- سید نذیر احمد انسپکٹر بیت المال ولد سید سید محمد مسجد احمدیہ دہلی گیٹ لاہور ۱/۵/۶۱

نمبر ۱۶۱۰۷ :- میں صفیہ بی بی زوجہ عبد الرحیم صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۴۸ ج ب ڈاکخانہ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) حق مہر پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند ہے (۲) زیور کانٹے طلائی ایک تولہ۔ انگوٹھی طلائی ۱/۲ تولہ کل وزن ۱ ۱/۲ تولہ قیمت ۱۲۰/- روپیہ فی تولہ۔ کل رقم ۱۸۰/- روپیہ مع حق مہر کل میزان ۶۸۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن احمدیہ .... کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ صفیہ بیگم۔

گواہ شد عبد الرحمٰن قادیانی ولد جمال الدین صاحب موصی نمبر ۱۲۱۸۴ کاتب الحروف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور

گواہ شد - عبد الرحیم ولد جان محمد خاوند موصیہ چک ۲۴۸ ج ب موصی نمبر ۱۲۳۸۶ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور۔

ترکیہ میں ایک اور سازش کا انکشاف چار سو کمیونسٹ گرفتار کر لئے گئے

ترک عوام کو خانہ جنگی پر آمادہ کرنے کے لئے پمفلٹ تقسیم کئے جا رہے تھے

استنبول یکم جولائی جنرل جمال گرسل کی حکومت نے ایک خونی منصوبہ کا سراغ لگایا ہے جس کا مقصد جولائی میں آئین پر اب کے موقع پر تشدد کے ذریعے جنرل گرسل کی حکومت کا تختہ الٹنا تھا۔ وزیر داخلہ مسٹر ناصر زین اوگلو نے بتایا ہے کہ کل صبح پولیس نے متعدد مقامات پر چھاپے مار کر چار سو کمیونسٹوں کو گرفتار کر لیا تھا۔

ترکیہ میں کمیونسٹ پارٹی خلاف قانون قرار دی گئی ہے ترکیہ کے وزیر داخلہ نے کہا کہ جن کمیونسٹوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو خفیہ طور پر دوسری جماعتوں میں گھس گئے تھے۔ ترکیہ کے نئے دستور پر استصواب رائے ۹ جولائی کو ہونے والا ہے

اس سلسلہ میں جو سرکاری اعلان کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ تین دن قبل ایک شخص احمد کفتیسی کو حراست میں لیا گیا تھا یہ شخص ایسے پمفلٹ تقسیم کر رہا تھا جن میں لوگوں کو اس بات کی ترغیب دی گئی تھی کہ وہ زیر حراست سیاسی قیدیوں کو رہا کرانے کے لئے خانہ جنگی شروع کر دیں۔ سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ایک پمفلٹ جو کفتیسی کے قبضہ سے برآمد کیا گیا ہے اس میں عوام سے کہا گیا تھا کہ "جب وقت آئے گا تو آپ کو کاروائی شروع کرنے کا اشارہ کر دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد دنیا کی کوئی طاقت ہماری تحریک کو روک نہیں سکے گی۔ اگر کوئی سپاہی آپ کے خلاف اسلحہ استعمال کرے تو سب سے پہلے اس سپاہی کے انچارج غدار افسر اور پھر اس سپاہی کو قتل کرنے سے گریز نہ کیجئے۔

مذہبی جلسے اور سیاسیات

لاہور یکم جولائی۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق حکومت مغربی پاکستان کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ خالصتًا مذہبی نوعیت کے جلسوں میں بعض لوگ سیاسیات پر بحث کرتے ہیں اور سیاسی و طبقاتی اختلافات کو ہوا دینے کی کوشش کرتے ہیں حکومت کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ مذہبی نوعیت کے جلسوں پر پابندی عاید کی جائے لیکن وہ ایسے جلسوں میں سیاسی و طبقاتی مسائل پر بحث کی اجازت نہیں دے سکتی جو کہ مارشل لاء کے ضوابط نمبر ۲۰، ۲۴، ۳۴ اور ۹۰ کے تحت قابل تعزیر ہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس انتباہ کے باوجود اگر کسی شخص نے سیاسی مسایل اٹھانے یا فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینے کی کوشش کی تو اس کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔ تمام ڈویژنل کمشنروں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں نگرانی کریں اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مناسب کاروائی کریں۔

ہفتہ وقفِ جدید ۳ جولائی سے ۱۰ جولائی ۱۹۶۱ء تک

(از مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے ۳ جولائی سے ۱۰ جولائی تک وقف جدید کا ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس تحریک کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"میرے دل میں چونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو وہ میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا"۔

حضور کے ان الفاظ سے تحریک کی اہمیت پوری طرح واضح ہوتی ہے۔

جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقررہ تاریخوں میں وقف جدید کی کامیابی کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بار بار یہ فرمایا ہے کہ:۔ جب تک چندہ ۶ لاکھ تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک یہ سکیم پوری طرح نہیں چلائی جا سکتی اور اتنی مقدار میں چندہ تبھی جمع ہو سکتا ہے جبکہ جماعت کا ہر فرد اس میں حصہ لے اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وسعت بخشی ہے وہ اس میں حسب طاقت حصہ لیں۔

ہفتہ وقف جدید کا پروگرام ذیل میں درج کیا جاتا ہے امید ہے کہ تمام جماعتیں اسکے مطابق کوشش کر کے نتائج سے دفتر وقف جدید کو اطلاع دیں گی تاکہ ان کی حسن کارکردگی کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر کے دعا کی تحریک کی جا سکے۔

پروگرام ہفتہ "وقف جدید"

(۱) ہر جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ایک اجلاس عام منعقد کر کے وقف جدید کی اہمیت اور اسکے موجودہ کام کو لوگوں کے سامنے بیان کرے۔

(۲) ہر مقام پر مستعد احباب میں حلقہ جات تقسیم کر لئے جائیں اور کوشش کی جائے کہ حلقہ چھوٹے سے چھوٹا ہو۔ جن احباب نے وقف جدید کا وعدہ کیا ہو ان سے وصولی کی کوشش کی جائے اور جنہوں نے تاحال وعدہ نہیں کیا۔ ان سے وعدہ لینے کی کوشش کی جائے۔

(۳) جن احباب کے ذمہ بقایا جات کی رقم واجب الادا ہے ان سے بقایا جات کی ادائیگی کی درخواست کی جائے۔

(۴) جماعت کے متمول اور مخیر احباب سے درخواست کی جائے کہ وہ دل کھول کر چندہ دیں۔

(۵) ان دنوں میں اسلام کی ترقی وقف جدید کی کامیابی اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب کو بہترین رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت یاد رکھنی چاہیئے حضور فرماتے ہیں:۔

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد • خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا
بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ • قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا
کرم ہا صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است • بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی شخص غریب نہیں ہو جاتا۔ اگر حوصلہ اور ہمت پیدا ہو جائیں تو اللہ خود مددگار بن جاتا ہے اے بھائی! تجھے تو مدد کرنے کا مفت میں ثواب دیا جا رہا ہے ورنہ یہ تو خدائی فیصلہ ہے جو ہر حالت میں پورا ہو کر رہے گا۔ اے خدا تو اس شخص پر ہزار ہا مہربانیاں کر جو دین کی مدد کرتا ہے اگر کبھی کوئی مصیبت اسے پڑے تو اس بلا کو دور فرما۔ (خاکسار مرزا طاہر احمد ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

بقیہ صفحہ اول

مصنفوں، آرٹسٹوں اور صحافیوں کو پیشہ ورانہ یا فنی نوعیت یا عام استعمال (مثلاً ادب، فن وغیرہ) کی کتابیں خریدنے کے لئے ٹیکس کی رعایت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے وہ جو رقم کتابیں خریدنے پر صرف کریں گے اس پر ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ وزیر خزانہ نے اعلان کیا کہ ایسے نو تعمیر مکانات جن کا ماہانہ کرایہ ۲۵ روپے سے زائد نہیں ہو گا وہ چار سال تک ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

بچت کا بجٹ

نئے بجٹ کے مطابق ۶۲-۱۹۶۱ء کے دوران سرمایہ کی مد سے ۲ ارب ۱۵ کروڑ ۵۲ لاکھ ۴۹ ہزار روپے کی آمدنی کا اندازہ ہے آئندہ مالی سال کے دوران اخراجات کا تخمینہ ایک ارب ۹۱ کروڑ نوے لاکھ آٹھ ہزار روپے ہے اس طرح ۲۳ کروڑ ۶۲ لاکھ ۴۱ ہزار روپے بچت ہو گی سب سے زیادہ رقم دفاع پر خرچ ہو گی گزشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال دفاعی اخراجات میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

گزشتہ سال کے ابتدائی تخمینہ کے مطابق دفاع پر اخراجات کا اندازہ ۹۸ کروڑ ۹ لاکھ روپے تھا نظر ثانی شدہ تخمینہ میں رقم ۹۸ کروڑ ۱۲ لاکھ روپے تھی اس سال بھی اسی مد کے لئے ۹۸ کروڑ ۹ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس کو چھوڑا جا سکے۔ آپ کے یہ ارشادات کامیابی کا بنیادی گر پیش کرتے ہیں مگر نہایت فصیح و بلیغ انداز میں جو آپ ہی کا کام ہے کوئی دوسرا ان مطالب کو اس طرح بیان نہیں کر سکتا۔ ہماری تو یہ رائے ہے کہ اگر احمدی دوست صرف ان ارشادات کو ہی حرزِ جان بنا لیں تو وہ وہ عظیم الشان محل جلد ہی تعمیر کر لیں جو ان کے سپرد اللہ تعالیٰ نے کیا ہے ؎

لذیذ بود حکایت طویل تر گفتم

ضروری اعلان

بل ماہ جون ۶۱ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں براہ مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰ جولائی ۱۹۶۱ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴